o

بڑھ رہا ہے میرے ماضی کا یہ غم
علم کم تھا اور عمل اس سے بھی کم

ایک مدت آتشِ دل میں جلے
ایک مدت تک رہی یہ آنکھ نم

سانس چلنے تک ہے یہ ہنگامِ ذات
ختم ہو جائے گا اک دن زیر و بم

https://emad-ahmad.com/

اے غمِ ہستی ہم اب سے ایک ہیں
میں ترے میں ضم ہوں تو میرے میں ضم

ذات کے محور پہ گھومے رات دن
رفتہ رفتہ ڈھل گئے سانچے میں ہم

ذات کے ماخذ سے اک آنسو چلا
پھر بنا چشمہ، بہا پھر یم بہ یم

فیصلہ کرنے دے پہلے دل کو بھی
دو گھڑی کے واسطے اے سوچ تھم

وقت کے آئینہ خانے میں عماد
ہم ہی کمتر تھے ہمی تھے محترم

https://emad-ahmad.com/